سوال

مجھے دوسرا حمل ہے، میں چاہتی ہوں کہ ولادت ہونے کے بعد اپنی بھانجی کو بھی دودھ پلاؤں کیونکہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے، میرے بچے کی ولادت کے وقت بچی کی عمران شاء اللہ ایک برس ہوگی، میرا خیال ہے کہ میں اسے فیڈر میں اپنا دودھ ڈال کر پلاؤں میں سمجھتی ہوں وہ براہ راست پستان سے دودھ نہیں پیئے گی، مجھے یہ تو علم ہے کہ فیڈر میں ڈال کر پلانے میں کوئی مشکل نہیں لیکن پریشان اس لیے ہوں کہ ہوسکتا ہے اسے میرے دودھ کا ذائقہ اچھا نہ لگے اس لیے دریافت کر رہی ہوں کہ کیا اپنے دودھ میں کوئی اور چیز ملا کر پلانا جائز ہے؟ کیا اس کا ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے کوئی بھی چیز ملائی جاسکتی ہے؟ اگر ایسا کروں تو کیا وہ میری رضاعی بیٹی بن جائیگی یا نہیں، امید ہے میرے سوال کو سمجھ گئے ہوں گے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

آپ کے لیے اپنی بھانجی کو دودھ پلانا جائز ہے، اور ذائقہ اچھا بنانے کے لیے اگر اس میں کوئی چیز ملانی پڑے تو بھی جائز ہے تا کہ بچی بہتر طریقہ سے دودھ پی لے، چاہے اسے ماں کے دودھ میں مکس کر لیا جائے یا پھر کسی دوائی میں ملا لیا جائے، یا شہد وغیرہ اگر وہ یہ دودھ پانچ رضعات یعنی پانچ بار پی لے تو وہ آپ کی رضاعی بیٹی بن جائیگی

بچی محرم بنانے کے مقصد سے بھی دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ مباح مقصد ہے، اور بعض اوقات تو اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اگر کوئی بچہ ماں کے علاوہ کسی اور عورت کے دودھ میں دوائی ملا ہوا دودھ پانچ بار سے زائد پی لے تو کیا یہ شرعی رضاعت کے حکم میں ہوگا یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" بلاشک و شبہ شرعی شروط کے ساتھ رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، یعنی اگر پانچ رضعات و پانچ بار کوئی بچہ دو برس کی عمر میں دودھ پی لے تو اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، چنانچہ اگر دودھ میں کوئی دوائی وغیرہ ملائی جائے تو وہ معروف اثر انداز ہوگا، اگر کسی بچے نے یہ دودھ پانچ رضعات دو برس کی عمر میں پیا تو اسے رضاعت کا حکم حاصل ہو جائیگا

جب دودھ اپنا اثر رکھتا ہو کہ وہ دودھ ہی ہے اور بچے کے پیٹ میں دوائی کے ساتھ جائے یا صرف دودھ ہی ہو تو اس سے رضاعت کے حکم میں تبدیلی پیدا نہیں ہوگی، علماء کرام کا کہنا ہے کہ اگر عورت کے پستان سے دودھ نکال کر اسے عورت کے پستان سے حاصل کردہ کے برابر دیا جائے تو علم ہونے پر اسے رضاعت کا حکم دیا جائیگا " انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (1867/3).

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

153809